نمائندہ نقیب
رحیم یار خان

حضرت امیر شریعت اوّل و آخر اسلام کے مبلغ تھے

بستی مولیاں ہیں حضرت امیر شریعت کی یاد میں ایک پر وقار تقریب

بزم امیر شریعت بستی مولویاں ضلع رحیم یار خاں کے زیر اہتمام حضرت امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمتہ اللہ علیہ کے یوم وفات ۲۱ اگست کو ایک تقریب، مولانا ابو معاویہ محمد فقیر اللہ رحمانی کی رہائش گاہ پر منعقد ہوئی۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے مجلس احرار اسلام بستی مولیاں کے رہنماء حافظ ابو مغیرہ عبدالرحیم نیاز چوھان نے کہا کہ بانی احرار امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری برصغیر کے قافلہ حریت کے سالار جگردار تھے۔ انکی تمام زندگی اتباع رسول ﷺ میں گزری۔ انہوں نے کہا کہ حضرت امیر شریعت اسلام کی شمشیر برہنہ تھے۔ وہ اوّل و آخر اسلام کے مبلغ تھے۔ ایسے جری اور بہادر کہ فرنگی سامراج ان کے نام سے تھراتا تھا۔ انہوں نے تحریک آزادیٔ وطن۔ تحریک کشمیر۔ تحریک کپور تھلہ۔ تحریک مدح صحابہؓ۔ تحریک شاتم رسول ﷺ۔ تحریک ختم نبوت اور تحریک حکومت الیہ سمیت درجنوں ملی اور اسلامی تحریکوں کی قیادت کی۔ حافظ ابو مغیرہ عبدالرحیم نیاز نے حضرت امیر شریعت کو زبردست خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ وہ نامور خطیب، عظیم مفکر، بہترین قومی پیشوا اور سچے عاشق رسول تھے۔ قادیانیت کے سدِ باب اور ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے انہوں نے اپنی زندگی کو داؤ پر لگا رکھا تھا۔ سید عطاء اللہ شاہ بخاری کا دل قوم کی ہمدردی، ملت کی بقاء اور اسلام کے احیاء کے لئے دھڑکتا تھا۔ اس پروقار تقریب میں۔ مولانا بلال احمد۔ ماسٹر خورشید احمد مجاھد۔ حافظ بشیر احمد اور حافظ عطاء الرحمن سمیت درجنوں کارکنوں نے شرکت کی۔ تقریب کے اختتام پر مولانا ابو معاویہ محمد فقیر اللہ رحمانی نے دعا کرائی۔

قارئین کے خطوط ..... ایک درخواست

محکمہ ڈاک نے ڈاک لفافے کا نرخ بڑھا کر ۲۵-۱، ایک روپیہ پچیس پیسے کر دیا ہے۔ قارئین کے خطوط اکثر پرانے لفافوں میں ہمیں موصول ہوتے ہیں اور بیرنگ ہو کر ملتے ہیں۔ قارئین سے درخواست ہے کہ وہ ادارہ کو نقصان سے بچائیں اور مکمل ٹکٹ چسپاں کر کے ڈاک روانہ کریں (ادارہ)

خادم حسین

جشن آزادی

خدا یا! فیصلہ صادر ہو اب تیری عدالت کا

ترے بے عدل بندوں نے خدایا! انتہا کر دی

یوں تو پاکستان ایک مسلم ریاست کے طور پر معرض وجود میں آیا اور مسلمانوں نے آزادی حاصل کرنے کے لئے لاکھوں جانوں کے نذرانے دیئے، ہزاروں عصمتیں لٹیں، کروڑوں کی جائیداد برباد ہوئی، ہجرت کے بعد بھوک و افلاس کا سامنا کرنا پڑا، جو ہجرت سے پہلے امیر تھے انہیں غربت دیکھنا پڑی۔ اتنی بڑی قیمت ادا کرنے کے بعد اب اگر ہم پاکستان کی سالگرہ شایان شان طریقے سے نہ منائیں تو یہ ان شہیدوں کی روحوں سے مذاق ہوگا۔ ہم احسان فراموش کہلائیں گے اور خداوند قدوس کے ناشکرے بھی۔ اس لئے امسال بھی ہم نے اڑتالیسویں سالگرہ منائی۔ رات کو ہم نے اپنی عمارات کو برقی قمقموں سے سجایا۔ صبح کو حق داروں کی بجائے اپنے جاننے والوں میں مٹھائی تقسیم کی اور قومی پرچم لہرایا جبکہ حکومت نے بھی اپنی استعداد کے مطابق مرکز میں اس دن کا آغاز ۳۱ گولوں اور صوبوں میں گولوں سے کیا۔ کہنے کو تو یہ یوم آزادی ہے حقیقت میں یہ روز غلامی ہے کہ جو ظلم و جبر انگریز نے مسلمانوں پر روا رکھا تھا وہ آج ہم پر ہمارے ہم مذہب روا رکھے ہوئے ہیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ انگریز دور میں انصاف تھا۔ انگریز نے شیر اور بکری کو ایک گھاٹ پر اکٹھے پانی پلایا۔ یہ قول اس حد تک درست ہے کہ اگر برصغیر کے باشندے انگریز کو نقصان پہنچاتے تو ان کو واقعی انکے جرم کی سزا ملتی اور اگر انگریز کسی ہندو، مسلمان کو نقصان پہنچاتا تو صاحب بہادر مجرم قرار نہیں پاتا تھا۔ اور ایسا انصاف آج بھی موجود ہے۔ جس کے تحت ۱۹۴۷ء سے لیکر آج تک جاگیر دار طبقہ اس ملک پر قابض چلا آرہا ہے کسی دوسرے کو جرأت نہیں کہ اس طبقہ کو حکومت سے الگ کر سکے اور اگر کسی نے کوشش کی تو جاگیردار کا روائیتی قانون اور انصاف حرکت میں آجاتا ہے اور مخالف پر مقدموں کی بھرمار کر دی جاتی ہے۔ اس طرح عوام غلامی کی زنجیروں میں جکڑی ہوئی ہے اور اس پر ستم یہ ہے کہ اسے عوامی حکومت کا نام دیا جارہا ہے یعنی اگر کوئی غریب مزارع اپنے جاگیردار کو ووٹ نہ دے تو اس کی جوان بہو بیٹیاں اٹھالی جاتی ہیں گھر بار لوٹ کر آگ لگا دی جاتی ہے اور باپ بھائیوں پر کتے چھوڑ دیئے جاتے ہیں۔ اور اگر وہ اس ظلم کے خلاف چیخنا چاہے تو چیخ نہیں سکتا۔ دادرسی کے لئے پولیس و عدالت اسکی بات سننے کو تیار نہیں۔ اس کے مقدمات سالہا سال التواء میں پڑے رہتے ہیں یہ آزادی ہے یا غلامی؟ عہد جہالت میں غلاموں کی باقاعدہ خرید و فروخت کی جاتی تھی۔ لیکن موجودہ دور کا نام نہاد مہذب وڈیرہ اپنے مزارعوں کو نسل در نسل بغیر معاوضہ غلام بنا کر انسانیت کی برابر تذلیل کرتا چلا آرہا ہے۔ کسی کی ہمت نہیں کہ پاکستان میں موجود ان نمرودوں کے خلاف

کوئی بات کر سکے ان فرعونوں کے "پالتو کتے" چور، ڈاکو قاتل، زانی شرابی، جرم کرنے کے بعد سر عام دندناتے پھرتے ہیں۔ ان جاگیرداروں نے غریبوں کی آزادی سلب کرنے کے لئے ہر قسم کے پیشہ ور مجرم رکھے ہوئے ہیں جن کے ذریعہ وہ دوسروں کا مال چوری کرواتے اور جوان بہو بیٹیاں اٹھوا لیتے ہیں اور اگر کوئی بدقسمتی سے کبھی ضمیر کی آواز سے مجبور ہو کر حکم عدولی کر دے تو اسے قتل کروا دیتے ہیں یا پولیس کی مدد سے اس نافرمان کو جیل میں ڈلوا دیتے ہیں یہ کیسی آزادی ہے کہ قانون بھی غریب کے لئے بنایا جاتا ہے اور اسکا احترام کرنا بھی غریب کے لئے ہی ضروری ہے۔ امراء تو انگریز کی طرح قانون سے مبرا ہیں۔ کسی گھر سے ایک ایم پی اے یا ایم این اے بنتا ہے تو اسکے تمام رشتہ دار اپنی گاڑیوں پر ایم پی اے، ایم این اے کی پلیٹ نصب کروا لیتے ہیں جس کی وجہ سے پولیس انہیں پکڑ نہیں سکتی اور وہ ان گاڑیوں میں مجرمانہ حرکتیں کرتے پھرتے ہیں ان کا غصہ نکالنے کے لئے پولیس ان شریف آدمیوں کو پکڑ لیتی ہے جن کے کاغذات پورے ہوتے ہیں پھر بھی "قانونی تقاضے" پورے کرنے کے لئے کوئی نہ کوئی بہانہ بنا کر چالان، جرمانہ یا جیل بھیج دیا جاتا ہے۔ چور، ڈاکو اسلحہ کے زور پر غریب لوگوں کو لوٹتے ہیں جبکہ یوم غلامی عرف عام میں یوم آزادی کے موقع پر حکمران بھی توپوں کے گولوں سے عوام کو لوٹنے کے عہد کی تجدید کرتے ہیں۔ سچ بات تو یہ ہے کہ عنانِ اقتدار تک رسائی بھی انہیں لوگوں کو ملتی ہے جو چور، قاتل، ڈاکو، زانی، شرابی ہیں اگرچہ ان کا کام بھی چوروں ڈاکوؤں جیسا ہے یہ انسان نما بھیڑیے ہیں جو اس ملک کے تقریباً ۱۴ کروڑ عوام کو مسلسل لوٹ رہے ہیں۔ ٹیکس کی صورت میں، ریلیف فنڈز کی صورت میں، محکمہ تعلیم میں داخلوں میں اضافہ کی صورت میں، بجلی، سوئی گیس، ٹیلی فون کے بل بڑھا کر، بینکوں سے مختلف قرضے لے کر واپس نہ کرنے کی صورت میں ان کی لوٹ مار جاری ہے۔ اللہ تعالیٰ بردبار ہے اور بہت ہی بردبار!

یہ طبقہ اب اپنے عیبوں کو چھپانے کے لئے نئے نئے ہتھکنڈے استعمال کر رہا ہے یعنی اگر کسی کو قتل کروانا ہو یا عمر قید میں ڈالنا ہو تو پولیس کو چند سکوں کے عوض خرید لیتے ہیں جو بڑی آسانی سے کسی بھی شخص کو اشتہاری مجرم قرار دیکر پولیس مقابلے میں قتل کر دیتی ہے اگرچہ مقتول نے کبھی کسی کو گالی بھی نہ دی ہو۔ الیکشن کے دن ہوں یا کوئی تہوار یہ مفاد پرست ٹولہ اکثر پیغامات و تقاریر میں کہتے ہیں کہ انصاف غریب کی دہلیز پر پہنچایا جائے گا اور سر شام غریب کی لاش بوری میں بند اس کی دہلیز پر ہوتی ہے "ہم غریبوں کا مقدر بدل دیں گے" "ہم پاکستان کو مثالی بنا کر دم لیں گے" تعلیم مہنگی کر کے تاکہ کسی غریب کا بچہ علم حاصل نہ کر سکے کیونکہ اگر غریب کا بچہ علم حاصل کر لے گا تو ہو سکتا ہے کہ وہ بھی کسی ڈی سی یا ایس پی کی سیٹ پر بیٹھ جائے۔ جس کی وجہ سے ان کے اپنے بچوں کا نقصان ہو گا۔ اسی لئے یہ حضرات اپنے علاقوں میں سکول کھلنے نہیں دیتے۔ یہ لوگ ضروریات زندگی کی اشیاء کی قیمتیں آسمان پر پہنچا کر اخلاق تباہ کرتے ہیں۔ فحاشی و عریانی عام کر کے ٹی وی پر مہذب گتے اور گتیوں کی مکس گیدرنگ اور ثقافت اور کلچر کے نام پر بدتہذیبی کا طوفانِ بدتمیزی اس لئے دکھایا جاتا ہے کہ اس مسلمانوں کی ریاست میں اسلام کا کوئی نام لیوا نہ رہے۔ اسلامی